قسط (۲) آخری

مولانا عزیز زبیدی

الاستفتاء

جرابوں پر مسح

جرابوں پر مسح :

تنہا جرابوں پر مسح والی روایات کے راوی صحابہؓ کے نام یہ ہیں :

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ[1] (ترمذی وصححہ) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ (ابن ماجہ اور طحاوی وغیرہ) اور حضرت بلالؓ (طبرانی) ——— ہاں ان میں بھی کلام کیا گیا ہے ۔ لیکن ان میں سے کوئی راوی فاسق اور

---

[1] امام ملاعلی قاریؒ ہروی، حضرت مغیرہؓ کی روایت کے متعلق لکھتے ہیں :

"ترمذی نے کہا ہے کہ (یہ حدیث) حسن صحیح ہے (لیکن) اس پر اعتراض کیا گیا ہے کہ روایتِ مغیرہؓ کی معروف بات صرف "خفین" پر مسح ہے (یعنی جوربین کا ذکر نہیں ہے) اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مغیرہؓ نے دونوں باتیں کہی ہوں، ہو سکتا ہے، مانع کوئی نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ صحابہؓ کا طرزِ عمل بھی اس کا مؤید ہے :

"قال الترمذی : حسن صحیح واعترض بان المعروف من روایۃ المغیرۃ المسح علی الخفین واجیب بانہ لا مانع من ان یروی المغیرۃ اللفظین وقد عضدہ فعل الصحابۃ ." (فتح باب العنایۃ بشرح کتاب النقایۃ ص۱۸۸ ج۱)

اس کے بعد جرابوں پر مسح کرنے والے صحابہؓ کی لسٹ پیش کی ہے جو امام ابوداؤدؒ نے پیش کی ہے ۔ جب حنفی امام کے نقطۂ نظر سے یہ روایت اصولاً صحیح ثابت ہو گئی ہے تو ظاہر ہے بقیہ روایات کا جزوی ضعف بھی منجبر ہو جائیگا ——— حضرت ملاعلی قاری لکھتے ہیں :

"حضرت ابوموسیٰؓ والی وہ روایت جو ابن ماجہ نے اور بلالؓ سے طبرانی نے روایت کی ہے، اس سے بھی مغیرہؓ کی روایت کی توثیق ہو جاتی ہے :" (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۱۳)

متہم بالکذب نہیں ہے۔ اس لئے "ایک ایک، دو گیارہ" والی بات بن گئی ہے۔ علاوہ ازیں "صحیح" اچھڑ کے موزوں والی روایات بھی ان کی مؤید ہیں۔ کیونکہ ان میں بھی "حاجت" اور "حرج" کا "مداوی" ذکر کیا گیا ہے۔ اسلئے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ حضرت عطاء بن ابی رباح فرمایا کرتے تھے کہ جرابوں پر مسح کی وہی حیثیت ہے جو خفین پر مسح کی ہے:

"المسح على الجوربين بمنزلة المسح على الخفين (ابن ابی شیبہ)

کیونکہ دونوں جگہ محرک، پس منظر، ضرورت، حاجت اور مقصود ایک ہی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ ان سب امور کا تنا ایک ہے، شاخیں اور ثمر جدا جدا ہیں، اس لئے ایک دوسرے کی مؤید بھی ہیں۔ یہی بات حضرت نافع نے کہی ہے:

"سألت نافعا عن المسح على الجوربين فقال هما بمنزلة الخفين" (ایضاً)

اور یہی قول حسن بصریؒ کا ہے۔ (ایضاً)

اس لئے جورب بھی خفین کی مانند ایک چیز ہے، اس کو خفین سے الگ کر کے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ جو شے خفین کے لئے جائز ہے وہی جورب کے لئے بھی جائز ہو سکتی ہے۔

صحابہؓ:

ان صحابہؓ سے بھی جرابوں پر مسح کرنا ثابت ہے:

حضرت انسؓ بن مالک، حضرت ابن عمرؓ (عبدالرزاق) حضرت علیؓ بن ابی طالب، حضرت . . .

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

"ويؤيده رواية ابن ماجة عن ابي موسى والطبراني وابن ابي شيبة عن بلال الحديث" (فتح باب العنایہ)

اس کے علاوہ جرابوں پر مسح کے مخالف حضرت امام ابو حنیفہؒ تھے۔ حضرت امام ابو یوسفؒ اور حضرت امام محمدؒ پہلے اس کے قائل تھے، حضرت امام ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے اپنے سابقہ موقف سے رجوع کر لیا تھا، وفات سے ایک ہفتہ یا تین دن پہلے:

"او ثخينين مستمسكين على الساق في قول ابي يوسف ومحمد وابي حنيفة اخيرا قبل موته بسبعة ايام (وفي النوازل "بثلاثة ايام") وعليه الفتوى لما روى اصحاب السنن الاربعة عن المغيرة بن الشعبة" (فتح باب العنایۃ ص۱۶۰)

. . . ابن مسعودؓ، حضرت براءؓ بن عازب، حضرت ابو امامہؓ، حضرت سہلؓ بن سعد، حضرت عمروؓ بن حریث (ابوداؤد) حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، حضرت ابومسعودؓ بدری اور عقبہؓ بن عمرو (شرح ترمذی لابن سید الناس۔ نیل) ان میں سے اکثر روایات مصنف ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق میں بھی ہیں۔

صحابہؓ کے اس تعامل سے بھی مندرجہ بالا مرفوع روایات کی تائید ہوتی ہے۔ اس لئے جزوی ضعف بھی منجبر ہو گیا ہے۔

معاصر "البلاغ" نے یہ اعتراض کیا ہے کہ:

صحابہؓ کا طرزِ عمل:

صحابہ کرامؓ کے ان آثار میں کہیں بھی یہ صراحت نہیں ہے کہ یہ جوربین کپڑے کے باریک موزے تھے۔ (البلاغ) یہ اس لئے کہا ہے کہ جوربیں عام ہیں، چمڑے کے موزوں کو بھی کہتے ہیں اور دوسری جورابوں کو بھی! (خلاصہ)

صحیح یہ ہے کہ ہمارے نزدیک جرابوں کا یہی عموم ہی ہمارے موقف کی اصابت کیلئے کافی ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ چمڑے کے موزے ہوں یا اونی، سوتی اور نائیلون کے ہوں، سب پر مسح جائز ہے۔ کیونکہ حدیث میں ان قیود اور شروط کا کوئی اتہ پتہ نہیں ملتا جن کی فقہاء کرام نشاندہی کر رہے ہیں۔ من ادعیٰ فعلیہ البیان!

اس کے علاوہ حضرت ابن عمرؓ، حضرت انسؓ بن مالک، حضرت ابن مسعودؓ کے بارے میں جو روایات آئی ہیں، ان میں "جوربین" کو خفین کے مقابلے میں ذکر کیا گیا ہے:

"عن انس بن مالك انه كان يمسح على الجوربين؟ قال نعم يمسح عليهما مثل الخفين!" (مصنف عبد الرزاق)

"عن ابراهيم ان ابن مسعود كان يمسح على خفيه ويمسح على جوربيه" (مصنف عبد الرزاق)

قال يحيى بن البكاء سمعت ابن عمر يقول: المسح على الجوربين كالمسح على الخفين" (مصنف عبد الرزاق و ابن ابی شیبۃ)

ان روایات سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

ایک یہ کہ جوربین، خفین (چمڑے کے موزے) نہیں ہیں۔ یہ ایک الگ نوع ہے ——— "جورب" کو لغت کی سان پر چڑھا کر اس کی اصطلاحی صورت کو چھپانا مشکل ہے۔ ہاں دونوں کا داعیہ "حاجت" اور "حرج" ہے

دوسرا یہ کہ "جوربین" پر مسح کرنے کا محرک اور پسِ منظر بھی وہی ہے جو "خفین" کا ہے۔ اس کے بعد ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جوربین کے سلسلے میں الگ روایات نہ بھی ہوتیں تو بھی کوئی شخص جوربوں کو "خفین" قیاس کر سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ان روایات کی روایتی حیثیت سے الگ الگ بحث نہیں کر رہے۔ ہاں اگر اس کی ضرورت پیش آگئی تو ہم ان شاء اللہ محدّثانہ نقد و نظر کے مطابق ان پر ضرور روشنی ڈالیں گے!

حضرت ابومسعودؓ بدری اور حضرت عقبہؓ کے بارے میں آتا ہے، ان کی جوربیں بالوں کی تھیں اور ان پر مسح کیا کرتے تھے:

"عن خالد بن سعد قال كان ابو مسعود الانصاری يمسح على جوربين له من شعر و نعليه" (عبد الرزاق)

"عن خالد بن سعد عن عقبة بن عمرو انه مسح على جوربين من شعر" (ابن ابی شیبۃ)

تنہا جوتوں پر:

تنہا جوتوں پر بھی مسح ثابت ہے:

حضرت ابو ایاس فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوتوں پر مسح کیا تھا:

"عن عطاء عن اوس بن ابی اياس قال انتهيت مع ابى الى ماء من مياه الاعراب فتوضأ ومسح على نعليه فقلت له فقال رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فعله" (مصنف ابن ابی شیبۃ)

"عن علی انه دعا بكوز من ماء ثم توضأ وضوءً خفيفا ثم مسح على نعليه ثم قال هكذا وضوء رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم للطاهر ما لم يحدث" (ابن خزيمة وفيه ابراهيم بن ابی الليث لكنه قد توبع)

"عن ابی ظبيان قال رأيت عليا بال قائما حتى ارغى ثم توضأ ومسح على نعليه . . . عن ابن عباس: ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم صنع كما صنع على فعلت" (عبد الرزاق)

"عن عبيد بن جريج قال قيل لابن عمر رايناك تفعل شيئا لم نر احدا يفعله غيرك، قال: وما هو؟ قالوا: رايناك تلبس هذه النعال السبتية، قال انى رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يلبسها ويتوضأ فيها ويمسح عليها" (ابن خزيمة)

جراب اور جوتوں پر ایک ساتھ مسح: جورب اور جوتا اگر کسی نے پہن رکھا ہے تو جوتے کو اتارنے کی ضرورت

نہیں ہے، جتنا جورب ننگا ہے اس پر مسح کر لیا جائے، جتنا حصہ جوتوں میں ڈھکا ہے، اتنا جوتوں پر مسح کر لیا جائے کیونکہ اتار کر بھی مسح ہی کرنا ہے۔ چونکہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں، اس لئے ایک ہی کا حکم رکھتے ہیں۔

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ فرماتے ہیں، حضورؐ نے جرابوں اور دونوں جوتوں پر مسح کیا تھا:

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسح علی الجوربین والنعلین رواہ الترمذی وصححہ۔

حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ (مصنف ابن ابی شیبۃ) حضرت ابو مسعودؓ انصاری بدری، ابن عمرؓ اور حضرت براءؓ بن عازب (مصنف عبد الرزاق)

مکرر عرض ہے کہ ہم نے مسح کے سلسلے میں "متعدد" پہلو دکھانے کی کوشش کی ہے تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہو سکے کہ یہ سب ایک ہی باب کے مختلف رخ ہیں۔ ان میں خفین کی روایات کی صحت پر تو سب کا اجماع ہے ہاں دوسری صورتوں میں روایات پر رد و قدح ضرور ہوئی ہے۔ لیکن ہم نے ان سے تفصیلی بحث نہیں کی۔ کیونکہ ہمارے نزدیک مسح کی دوسری مختلف صورتوں کیلئے "خفین" کا موضوع ایک باب کی حیثیت رکھتا ہے، قید احترازی کی حیثیت نہیں ہے۔ مسح کے سلسلے میں خفین کے لئے جس داعیہ کا شریعت نے لحاظ کیا ہے، وہی بعینہٖ جرابوں پر مسح کرنے کے لئے بھی موجود ہے۔ گویا کہ اگر جرابوں کے لئے الگ کوئی روایت نہ بھی ہوتی تو بھی جرابوں پر مسح ثابت ہو سکتا تھا کیونکہ دونوں کا محل اور موقعہ ایک سا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اس سلسلے کی جتنی روایات ہیں، ان میں متکلم فیہ رواۃ تو ضرور ہیں لیکن ان میں متہم بالکذب یا بالفسق ایک بھی راوی نہیں ہے۔ اس لئے جہاں ایسی روایات کی کثرت ہو، وہ مجموعی اعتبار سے قابلِ احتجاج ہو جاتی ہیں۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ اس روایات کی کثرت طرق کے علاوہ صحابہؓ کا طرزِ عمل بھی ان کے مطابق موجود ہو تو وہ روایات بھی قابلِ احتجاج ہو جاتی ہیں۔ یہاں بھی شواہد کی یہی کیفیت موجود ہے۔ اس لئے ہم نے ان کی روایتی حیثیت سے تفصیلاً بحث نہیں کی کیونکہ اسواءاب اس کی ضرورت نہیں رہی تھی۔

جمہور کا مسلک:

ان دوستوں کا یہ الزام کہ جرابوں پر مسح کے قائل حضرات کا مسلک جمہور کے مسلک کے خلاف ہے، تو ہم یہ کہیں گے کہ حق کو بندوں کی تعداد کی گنتی میں تولنا غلط ہے۔ اور احناف کا تو بالخصوص اس باب میں حال یہ ہے کہ ان کے مسلک کا بیشتر حصہ جمہور امت کے مسلک کے عموماً خلاف چلتا ہے۔ چار ائمہ میں سے تینوں امام

عموماً ایک طرف رہتے ہیں اور جمہور صحابہ کا طرزِ عمل بھی عموماً ان کے مخالف ہوتا ہے ۔ اگر ہم ان کی ایک لسٹ پیش کریں تو قارئین ششدر رہ جائیں ۔ ایک مثال پیش خدمت ہے، بطور نمونہ:

شلین کے باب میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بالکل تنہا رہ گئے ہیں۔ امام زفر، امام ابویوسف، امام محمد عظیم شاگرد بھی امام صاحب کا ساتھ چھوڑ گئے ہیں۔ مگر امام عینی لکھتے ہیں:

"اذا کان استدلال ابی حنیفۃ بالحدیث لایضر مخالفۃ الناس" (حاشیہ بخاری سہارنپوری ص۲۷)

بہرحال ہمارے نزدیک بھی جمہور کی باتیں بے سود باتیں ہیں، کیونکہ حق اپنی ترازو آپ ہے۔ اس کیلئے افراد کی ترازو کوئی ترازو نہیں۔ ورنہ دنیا کے تعامل کا جائزہ لیا جائے تو عموماً حق "جمہور" میں اجنبی ہی نظر آیا ہے، ـــــ قلیل من عبادی الشکور (قرآن حکیم)

<u>ایسی جوربین جن سے پانی نہ چھن سکے:</u>

یہ قید کسی آیت یا حدیث اور صحابہ میں سے کسی سے بھی مروی نہیں ہے من ادعی فعلیہ البیان ـــ خفین کو مستدل بنانا مصادرہ علی المطلوب والی بات ہے۔ اصل میں یہ لوگ اس بات کو نہیں سمجھے کہ مسح اور تیمم کا محرک کیا ہے؟ ان کا خیال ہے کہ اگر ان کو دھونا نہیں تو پھر یوں اس کو ڈھک دو کہ ان کو ہوا بھی نہ لگے حالانکہ یہ تصور ہی غلط ہے۔ اس سے اصل غرض "دفع حرج" ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں:

"لما کان مبنی الوضوء علی غسل الاعضاء الظاھرۃ التی تسرع الیھا الاوساخ وکانت الرجلان تخلوان عند لبس الخفین فی الاعضاء الباطنۃ وکان لبسھما عادۃ متعارفۃ عند ھولا یخلو الامر نجعلھما عند کل صلوٰۃ من حرج سقط غسلھما عند لبسھما فی الجملۃ" (حجۃ اللہ البالغۃ ص۱/۱۴۹ باب المسح علی الخفین)

قال الحلبی:

"... لما کان رخصۃ ثبت بالحدیث لدفع الحرج الخ" (کبیری شرح منیۃ ص ۱۰۲)

وقال ابن رشد:

"والمسح علی الخفین ھو من باب التخفیف فان نزعہ مما یشق علی المسافر" (بدایۃ المجتھد ص۱/۱۹)